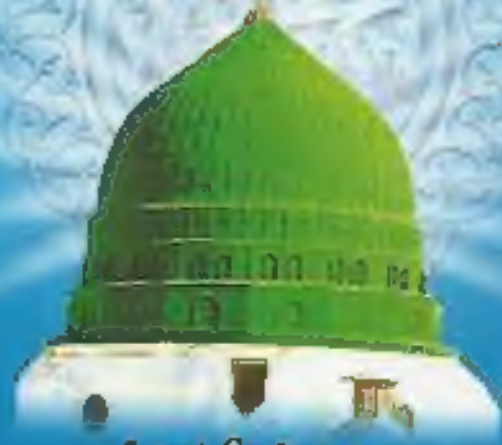


ایمان آفرینت آمینوا تقوا الله وابتغوا الدین والآخرۃ
الحسنۃ

سوال کا بہار



علامہ مخدوم عبدالغفور اویسی

نائب رکن مجلس اعلیٰ

پیش کش

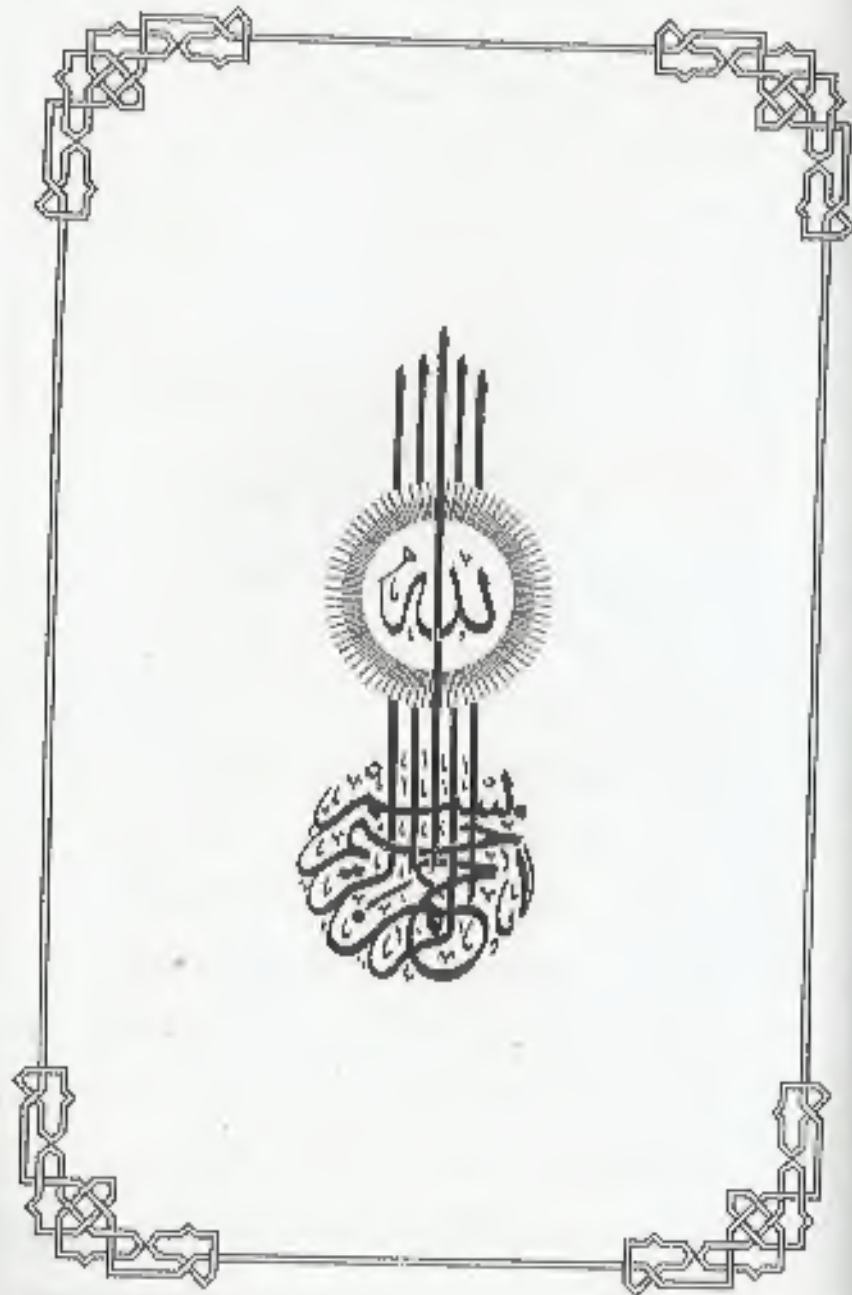
مکتبہ جامعہ فیض العلوم نور مئذنی مئذیہ مدللہ پاکستان

توسل کا ثبوت

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد عبدالغفور الوری

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غلہ منڈی رائے ونڈ (لاہور پاکستان)



نام کتاب: توسل کا ثبوت
مصنف: شیخ الحدیث و الشیخ علیہ السلام محمد عبدالغفور الوری
پروف ریڈنگ: صاحبزادہ مولانا محبوب سرور الوری

صفحات:

تعداد:

قیمت:

مائع کا پتہ: جامعہ مجددیہ فیاض العلوم فکرمندی رائے ونڈ (لاہور پاکستان)

0300-4349461، 042-35390243

رابطہ:

0300-4256623

مائع کا پتہ انگلینڈ: 17-OXLEY ROAD PRESTON,
LANCASHIRE, (PR1-5QH) ENGLAND

WASEEM UD DIN
7-STUART ROAD PRESTON,
PR2-8AD UK.

فہرست مضامین

نمبر شمار	صفحہ نمبر
1- اظہار تشکر۔	1
2- خطبہ۔	2
3- عرض مؤلف۔	3
(قرآن و تفاسیر کی روشنی میں توسل کا ثبوت)	
4- اللہ تعالیٰ کے حکم سے توسل کا ثبوت۔	7
5- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے فتح و نصرت کا ثبوت۔	10
6- حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے قبول۔	13
7- موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے تبرکات سے توسل کا ثبوت۔	15
8- حضور کے توسل سے مخفرت اور توبہ قبول۔	17
9- اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہمیشہ توسل سے دعا کرتے۔	18
10- بارگاہ خدا میں ہر گاہ خدا کا توسل بخش کرنا ضروری ہے۔	20
11- پورا خاندان ایک نیک بندے کے توسل سے محفوظ۔	22
12- قیدی کی نجات یوم عاشوراء کے توسل سے۔	24
13- ینائی اور جوانی قمیص یوسف علیہ السلام کے توسل سے لوٹ آئی۔	25
14- گھوڑی کے قدم کی مٹی کے وسیلہ سے سونے کا چھڑا بن دیا۔	27

15- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء پاک و صاف ہونے کا وسیلہ عظمیٰ

29	اور باعث تسکین ہے۔
31	حضرت جیسے علیہ السلام کی پیدائش وسیلہ و جبریل سے
32	اللہ والوں کی ذوات مقدسہ سراپا برکت ہوتی ہیں۔
34	حضور کے وسیلہ سے کفار بھی عذاب سے محفوظ۔
36	موسے علیہ السلام کی دعاء کا وسیلہ۔
37	شعیب علیہ السلام کی ینائی اور جوانی انبیاء کے توسل سے لوٹ آئی۔
39	عمر و حشاش کی سنتوں کے توسل سے بارش کا ہونا۔
41	ملک الموت روح قبض کرنے کا وسیلہ ہے۔
42	اصحاب کوف کا توسل غرق ہونے اور آگ میں چلنے سے بچاتا ہے۔
(احادیث کی روشنی میں توسل کا ثبوت)	
43	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اور انبیاء کے توسل سے دعاء کرنا
44	یہ آپ کی طرف سے عملاً توسل کا ثبوت۔
47	حضور کے توسل سے نابینا دیکھا ہو گیا اور حضور سے قول توسل کا ثبوت۔
50	حضور کے توسل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول
	اور آپ کی طرف سے عملاً توسل کا ثبوت۔
53	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش اور
	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عملاً توسل کا ثبوت۔
55	قیام میں جتنا لوگوں کیلئے امام کا حضور علیہ السلام کے توسل سے بارش طلب کرنا

30۔ جو نفی کے وسیلہ سے بارش۔ 67

31۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر کے توسل سے بارش کا ہونا۔ 59

32۔ اللہ کے نیک بندوں کا توسل دعا میں منت ہے اور 60

عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے۔

33۔ ضعیفوں کے توسل سے مدد اور رزق نصیب ہوتا ہے۔ 62

34۔ شام کے بعد ازل کے توسل سے تمام بلائیں ترو۔ 63

(فقہ کی روشنی میں توسل کا ثبوت)

65

35۔ خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل پیش کرنا مستحسن ہے۔ 66

36۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا امام عظیم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر آنا 67

اور ان کے توسل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا۔

37۔ حضرت معروف کرہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے توسل سے بارش۔ 68

38۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاہ مرید کے توسل سے دعا کرے گا حکم 69

39۔ مندرجہ ذیل نمازوں میں بھی توسل کا ثبوت قرآن و حدیث کے مطابق موجود ہے 70

اظہار تشکر

قارئین کرام بھی مختصر فاضل جلیل مولانا وسیم الدین صاحب سلمہ حال (پریسٹن یو۔ کے) میرے قابل ترین شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے مکمل بخاری شریف تک دورۂ حدیث میرے پاس پڑھا اور ہمیشہ ناچیز کا دینی معاملات میں بھرپور ساتھ دیا اور دے رہے ہیں تو ناظرین و قارئین میری خدمت دینی و ملی جو کتاب کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اس کا شائع کرانا اور منظر عام پر لانا بھی انہی کی مساعی جلیلہ کا نتیجہ ہے۔ میں بفرمان مصطفیٰ ﷺ "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّمْلُ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهُ" ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس نیک بخت فاضل کو ہمیشہ باعزت و عظمت زندہ و پایندہ سلامت دے

کرامت و شرافت رکھے آمین

محمد عبدالغفور الوری عفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنْتَوَجِدِ
وَصَلَوْتُهُ دَوْمًا عَلَى
وَالِائِهِ وَالْأَصْحَابِ هُمْ
فِي لِي الْعَظِيمِ تَوْسَلِي
بِجَلَالِهِ الْمُتَقَرِّدِ
خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدِ
مَا وَآيَ عِنْدَ شَدَائِدِي
بِكِتَابِهِ وَبِأَحْمَدِ

أَمَّا بَعْدُ

عرض مؤلف

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ حقیقت تو بالکل ظاہر ہے کہ کائنات کا
ذرحہ ذرحہ اپنے خالق و مالک کا ہی محتاج ہے اور اسی کی بارگاہِ اقدس میں اپنی محبوبیت و مقبولیت کا
خواہاں اور کوشاں ہے اور پوری مخلوق خدا میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف صرف انسان کے
حصہ میں آیا ہے۔ اور جب یہ شرف صرف انسان کو حاصل ہے تو اسے اتنی ہی مقبولیت و محبوبیت
خداوندی کی ضرورت ہے اور یہ مرتبہ جب ہی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ پہلے کسی مقبول و محبوب خدا
کے دامن سے وابستہ ہو اور جن کے دامن سے وابستگی اسے مقرب و محبوب بنا سکتی ہے۔ وہ انبیاء
و اولیاء و صلحاء کی ذواتِ مقدسہ ہیں۔ جن کا توسل اور وسیلہ بارگاہِ رب العزت میں پیش کیا جاتا
ہے۔ تقارئین و ناظرین یہ بات پیش نظر رہے کہ میں اپنے آپ کو زمرہ مؤلفین و مصنفین میں
شمولیت کا قطعاً اہل نہیں سمجھتا جن کا حصہ ہے انجی کا ہے۔

مگر کثیر تعداد میں میرے کرم فرماؤں اور تحفین کا یہ اصرار و تقاضا رہا کہ بعض
لوگ انبیاء و اولیاء کے توسل اور وسیلہ سے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرنے کو ناجائز
کہتے ہیں۔ تو آپ قرآن و حدیث اور فقہ و تفسیر اور آثار صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین
کے قول و عمل سے اس کا جواز و ثبوت نہایت آسان اور سلیس زبان اردو میں ایسا جامع
اور مدلل تحریر کرویں جس سے بالبداحت و صراحت حکم خدا (جل جلالہ) و حکم حبیب

خدا (ﷻ) اور عمل صبیح خدا (ﷻ) و عمل انبیاء و صلحاء امت سے اثبات توشل و وسیلہ روئے روشن سے کہیں زیادہ واضح ہو جائے۔ تو اپنے کرم فرماؤں کے حسب منشاء اس مسئلہ توشل و وسیلہ کے ثبوت و جواز کو اول آیات قرآنی سے اور پھر ان کے تحت دلائل تفاسیر پھر احادیث اس کے بعد فقہ اور فقہاء کے دلائل پھر اولیاء و صوفیاء کے ارشادات و عملیات کے مطابق ثابت کیا گیا ہے۔ مگر قارئین یہ بات پیش نظر رکھیں!

کہ قرآنی آیات کے تحت تفاسیر کے حوالہ جات میں یہ خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ آیت کے تحت کسی ایک دو تفسیروں کی عبارت نقل کر کے اس مضمون کی عبارت جن جن زیر مطالعہ تفاسیر میں موجود تھی اُنکے صفحات و جلد تحریری کردی گئی ہیں اور خوف طوالت سب کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ اسی طرح احادیث کو نقل کرنے میں طوالت کے پیش نظر ایک یا دو حدیثیں نقل کر کے جن جن کتب احادیث میں اس مضمون سے متعلق احادیث ہیں اُن کے صفحات مع جلد اکٹھے درج کر دیے ہیں۔ تاکہ جس کسی کے پاس جو کتاب حدیث موجود ہو اُس میں دیکھ سکے۔ اور یہی طریقہ کتب فقہ اور کتب سیر و مناقب میں ملحوظ رکھا گیا ہے اور حتی الامکان پوری پیمانہ بین کے ساتھ مندرجہ طور پر مسئلہ توشل کو واضح کیا گیا ہے۔

پھر بھی اگر صاحب نظر و فکر و ژرف نگاہ دانش مند کہیں کوئی خامی و کمی محسوس کریں تو بعد از تحقیق باحوالہ مطلع فرما کر عند اللہ مایہور ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آمین و ایڈیشن میں اُسے صحیح کر کے

شائع کر دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے سے اسے قبول فرمائے اور میرے لیے توفیق آخرت و صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہم سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد عبدالغفور الوری

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم منڈی رائیو ٹرلاہور (پاکستان)

توسل کا ثبوت

قرآن و تفاسیر کی روشنی میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے قرب و رضا کے حصول کے لئے

توسل و وسیلہ تلاش کرنے کا حکم

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۵/۵) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (ترجمہ: البیان، حضرت غزالی کراماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی)

اس آیت کے تحت تفسیر المنار ج ۶/۳۰۶ میں ہے کہ الْوَسِيلَةُ إِلَيْهِ هِيَ مَا يُتَوَسَّلُ بِهِ إِلَيْهِ أَيْ مَا يُزِيلُ أَنْ يَقُوَّ ضَلَّ بِهِ إِلَى مُرْضَاتِهِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ. یعنی وسیلہ ایسے توسل کا نام ہے جس کے ذریعہ اس کا ملنا اور اس کی رضا اور قرب حاصل ہو جائے۔ اور آگے صاحب تفسیر المنار نے "توسل والوسیلہ عند المیتاخرین" کے عنوان سے ج ۶/۳۰۸ پر فصل کا لفظ لا کر ذکرہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں

التَّوَسَّلُ بِأَنْشَاجِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ أَيْ تَسْبِيحُهُمْ وَمَسَائِلُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْأَقْسَامُ عَلَى اللَّهِ بِهِمْ وَطَلْبُ قَضَائِ الْخَاجَاتِ وَدَفْعُ الضَّرِّ وَجَلْبُ النِّفْعِ مِنْهُمْ عِنْدَ قُبُورِهِمْ أَوْ فِي حَالِ الْبُعْدِ عَنْهَا وَشَاهِدَ هَذَا وَكَثْرَ حَتَّى صَارَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ يَتَوَسَّلُونَ أَصْحَابَ الْقُبُورِ فِي حَاجَاتِهِمْ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى.

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور پرہیزگار صالحین کی ذوات مقدسہ کا توشل ان کے اسما مبارک خوش کرنا اور ان کی وجاہت کی قسم دے کر بارگاہ خداوندی میں یوں دعا کرنا ہے کہ (اے اللہ میں تجھ کو انبیاء و صالحین کی وجاہت کی قسم دیتا ہوں تو یہ کام کر دے) (کیونکہ) یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے وسیلے ہیں اور ان سے حاجتیں طلب کرنا، مشکل کشائی چاہنا اور فائدہ حاصل کرنا، چاہے ان کی قبور کے پاس سے ہو یا دور سے یہ عام جاری و ساری ہے۔ یہاں تک کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ال تلو کو بھی اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ص ۳۹۴ ج ۲ میں ہے)

وَ اعْلَمُوا أَنَّ الْآيَةَ الْكُرْمَةَ صَرْحٌ بِالْأَمْرِ بِاتِّعَازِ الْوَسِيلَةِ وَلَا بُدَّ مِنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّ الْوُصُولَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَا يَحْصِلُ إِلَّا بِالْوَسِيلَةِ وَهِيَ عَلَمَاءُ الْحَقِيقَةِ وَمَشَافِخُ الْمَطَرِ يَقْدَرُ عَلَيْهِ تَرْجُمَةُ: اور یہ چاہنا ضروری ہے کہ اس آیت میں صریح طور پر یہ امر کے ساتھ وسیلہ تلاش کرنا ضروری قرار دیا ہے جو انتہائی ضروری ہے کیونکہ قرب الہی کا حصول وسیلہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ وسیلہ علماء حقیقت اور مشافخ طریقت ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توشل موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۷۳/۱۱

تفسیر کبیر

۳۰۷/۶۵۳۰۲/۶

تفسیر روح المعانی

۳۹۴/۲۵۳۹۳/۳

تفسیر روح البیان

۳۹/۲

تفسیر قازن

۷۴/۲

تفسیر ابن کثیر

۹۱/۶

تفسیر قرطبی

۱۱۳/۲

حاشیہ الصاوی علی الجلالین

۶۱۵/۱

تفسیر الکشاف

۱۷۱/۶

تفسیر طبری

۴۷/۲

تفسیر بغوی

۲۶۵/۱

تفسیر بیضاوی

۳۱۳/۶۵۳۰۵/۶

تفسیر المنار

۱۱۲/۶۵۱۰۹/۶

تفسیر مراغی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل و وسیلہ سے

کفار پر فتح و نصرت کا ثبوت

”وَكُفُّوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْخَبُوا عَلَيَّ الْبُغْيَ كَهَيَوَاتِى“ (۸۹/۲)

ترجمہ اور (یہود) اس سے پہلے (قرآن اور نبی آخر الزمان کے وسیلہ سے) کافروں پر (اللہ سے) فتح مانگتے تھے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے اور قرآن کے نزول سے قبل یہود آپ کی عظمت کے قائل اور قرآن کی حقانیت کے محترف تھے حتیٰ کہ جب ان کا مشرکین عرب سے مقابلہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ کے نام پاک کے توسل سے رب سے فتح و نصرت طلب کرتے ہوئے کہتے:

”اَللّٰهُمَّ فَتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ“

یعنی اے اللہ! ہمیں نبی امی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے فتح و نصرت عطا فرما۔

اس جگہ تفسیر عزیزی میں ہے کہ انہیں یقین تھا کہ نبی آخر الزمان کا نام پاک تمام پیغمبروں کا مددگار ہے اور کفر کو مٹانے اور باطل گھٹانے میں لشکر جبرار ہے۔ مدینہ اور خیبر کے یہودی مشرکین عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور حبشہ اور عذرہ کے مقابلہ میں شکست کھاتے تھے۔ آخر کار انہوں نے اپنے علماء کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے بعد تامل بسیار یہودی سپاہیوں کو یہود دعا یاد کرائی اور کہا کہ جنگ کے وقت پڑھ لیا کرو انہوں نے اس پر عمل کیا اور پھر یہی شریعت پائی۔

”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِیْ وَعَدَ تَنَازُلُ تَخْرِجُهُ لَنَا لِیْ اُخْرِجَ الزَّمَانِ وَبِحَقِّکَ الَّذِیْ تَنْزِلُ عَلَیْهِ اٰخِرَ مَا یَنْزِلُ اَنْ تَنْصُرُنَا عَلٰی اَعْدَانَا“

یعنی اے ہمارے رب العزت! ہم تجھ سے احمد نبی امی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جن کے پیچھے کا تو نے وعدہ کیا اور اس کتاب کے طفیل و برکت سے کہ جو تو ان پر اتارے گا سب کتابوں سے پیچھے کہ تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دے۔

معمولی تفاوت الفاظ کے ساتھ یہی مضمون آیت مذکور متعلق مندرجہ ذیل تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے۔

۱۲۳/۳

(تفسیر کبیر)

۳۳۴/۱ تا ۳۳۵

تفسیر روح البانی

۱۰۷/۱

تفسیر مظہری

۶۰/۱

تفسیر خازن

۱۷۶ تا ۱۷۵/۱

تفسیر ابن کثیر

۳۲/۳

تفسیر قرطبی

۶۰/۱

تفسیر صاوی

۱۶۵/۱

تفسیر الکشاف

تفسیر بحر المحیط

۳۳۹

تفسیر درمنثور

۱۷۰/۱

تفسیر طبری

۲۷۱-۲۷۲/۱ تا ۲۷۳/۱

تفسیر بعلی

۵۸۱

تفسیر منار

۳۰

تفسیر مرافی

۶۷۲

تفسیر بیضاوی

۷۵/۱

تفسیر عریضی

۵۸۲

حضور علیہ الصلوٰۃ و سلم کے توٹل سے

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

”لَتَنقِي آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَمَا تَنْقِي الْقَابِ عَيْنُهُ“ (۲-۳۷)

ترجمہ۔ پھر جبکہ آدم نے اپنے رب سے کچھ ظمے تو اللہ تعالیٰ اُن پر جو عتاب رحمت ہو۔ (الہیوس) اس کے تحت تفسیر روح البیان دور منثور تفسیر عریضی اور لُزَاتِنِ الْعُرْفَانِ نے طبرانی، حاکم، ابویوسف و ربیعہ کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی پریشانی دیکھی تو ان کو ایک دس یا دایا کہ میں سے پٹی پیدائش کے وقت عرشِ اعظم پر لکھا دیکھا تھا کہ

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“

جس سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کا وہ درجہ ہے کہ نہ کا نام عرشِ اعظم پر نام خدا کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہو جس کے نام کے توٹل سے ہر گاہ رب العزت سے اپنی معفرت چاہوں۔ چنانچہ آپ نے عرش کی

”اَسْتَغْفِرُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِي“

اور ایک روایت میں یوں عرض کیا

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَّمَ وَجْهَ عَيْنِكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ“

حیاتیاتی

یعنی اسے اللہ میں سمجھ سے نیرے بعد کیا حاصل محمد مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ و عزت کے توشل و طہیل در سہ رنگی کے صدقے میں جو کہیں تیرے دربار میں حاصل ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں۔ تو نور پا دگا اکی سے جواب آیا کہ اے آدم تم نے محمد ﷺ کو کہا ہے جانا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے سارے جہاں عرض کیا۔ حکم کن آیا کہ اے آدم وہ محبوب سب پیغمبروں سے پیچھے ہے تمہاری اور سے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی یہی نہ کرتا۔

یہ مندرجہ حوالہ جات و کچھ قدر تفاوت و اختلاف تفسیر میں بھی موجود ہیں۔

۳۲۱/۱	(روح المعانی)
۱۶۱	روح البیان
۲۲۷	قرطبی
۲۲۸، ۱	بحر المحیط
۹۱	در مشور
۳۲۹/۱	عزیری

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تبرکات

کے تابوت کے توسل سے دشمنوں پر

فتح و نصرت حاصل ہونے کا ثبوت

يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ أَنْ يَأْتِيَكُمُ النَّاسُ بُرُكٌ فَيُذِيبُكُمْ وَيُزِيلُكُمْ وَيُفْقِدُكُمْ وَيُفْقِدُكُمْ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝ ۲۴۸/۲

ترجمہ بیشک اس کی سلطنت کی نشانی تمہارے پاس صندوق کا آنا ہے میں تمہارے رب کی طرف سے (دلوں کا) سکون ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں (اشیاء) میں سے جو معظم (موسیٰ) اور (مکرم) ہارون نے چھوڑ دیں۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے کہ

وَكَاؤُوا إِذَا حَصَرُوا ۝ الْيَتَامَىٰ فَلَهُمْ مَوْتُهُمْ وَإِيْدُهُمْ يَسْتَعْبِدُونَ

بہ علی غزوہ ہم فہم فہم نصرؤں

ترجمہ جب یہ لوگ جنگ کیسے لگتے تو اس تابوت کو اپنے آگے رکھتے اور اس کے توسل سے اپنے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کرتے۔ تو ان کو فتح و نصرت حاصل ہو جاتی۔

اسی آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی ثبوت توشل موجود ہے۔ دیکھئے

ج ۶ ص ۳۹

تفسیر کبیر

تفسیر روح المعانی	ج ۶ ص ۶۳
تفسیر روح البیان	ج ۱ ص ۳۹۰
تفسیر مظہر	ج ۱ ص ۳۸۳
تفسیر خازن	ج ۱ ص ۱۸۱
تفسیر روح البیان	ج ۱ ص ۲۲۲
تفسیر قرطبی	ج ۳ ص ۶۸
تفسیر صاوی	ج ۱ ص ۵۳
تفسیر البحر المحیط	ج ۲ ص ۴۱۹
تفسیر طبری	ج ۲ ص ۷۲۵
تفسیر بنو	ج ۱ ص ۱۰۱
تفسیر درمثور	ج ۱ ص ۵۵۲ ج ۲ ص ۵۶۳

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توکل و وسیلہ سے

گنہگاروں کی مغفرت اور توبہ قبول ہونے کا ثبوت

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۙ ۱۵/۶۴

ترجمہ: اور اگر وہ (گنہگار) اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجاتے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے اور مغفرت طلب کرتا آپ کے لئے رسول تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحیم فرمانے والا (ترجمہ البیان)۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے ۱۵/۶۴ (جاء وک) عسی اقر ظلمهم بلا زینت متوسلین یک قانونین عن حد یتهم غیر جامعین خشعاً و موء کسبہ ب غتلا و هم الباطل و ایمانیهم لاجرة یعنی اسے محبوب آئیں آپ کے پاس اپنے ظلم کے فوراً بعد بد تاثیر آپ سے توکل کرتے ہوئے آپے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے توبہ جمع کرتے ہوئے روی بگوریں اور کم ناپ آپے غر باطل اور جھوٹی قسموں کے ساتھ۔

یہ توکل بالنبی ﷺ متدرجہ میل تفاسیر میں بھی اس آیت کے تحت پنی اپنی عبارت کے ساتھ موجود ہے

تفسیر کبیر ۱۰/۱۱۰ تفسیر روح المعانی ۱۵/۶۴ تفسیر خازن ۱۱/۳۹۵

تفسیر ابن کثیر ۱۱/۶۹۱ تفسیر قرطبی ۱۵/۸۵ تفسیر الکشاف ۱۷/۵۱

روح البیان ۱۷/۲۳۵ البحر المحیط ۲/۴۱۹ تفسیر المنار ۱۵/۱۹۲

لن تقویٰ کے نیک بندے ہمیشہ مقربین الہی
کا توسل باہم میں پیش کرتے رہے

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبَ وَيَزُجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ط ۷، ۷۷

ترجمہ وہ (نیک بندے) جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں خود ہی اپنے رب کی طرف وسیع تلاش کرتے ہیں کہ کس میں کون زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (ایمان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۲۸/۱۵ میں ہے۔

يُطَرِّقُونَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبَ لِيَسْأَلُوهُ بِهِ

یعنی اللہ کے نیک بندے تو کہتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں میں سے اللہ کے نزدیک کون ہے تاکہ وہ اس کا توسل حاصل کر کے اس کا ہنگامہ پیش کرے۔ تفسیر مظہری ۲۹۶/۵ کی اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ۔

مَعَهُ يَطْلُبُونَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبَ لِيَسْأَلُوهُ بِهِ

یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کون ہے تاکہ اس کا توسل وسیع پیش کریں۔

اس مذکورہ آیت کے تحت منہج جدید تفسیر میں بھی یہی ثبوت توسل موجود ہے

تفسیر روح المعانی

۱۲۷/۱۵

تفسیر روح البیان

۷۴/۱۵

تفسیر مظہری

۲۹۶/۵

تفسیر خازن

۱۳۲/۳۳ تا ۱۳۳/۳۳

تفسیر قرطبی

۱۸۱/۱۰

تفسیر کثاف

۶۴۷/۲

تفسیر طبری

۲۳/۱۵

تفسیر بروج

۱۰۰/۳

تفسیر بیضاوی

۵۷۴/۱

تفسیر راہ المسیر

۲۸/۵

تفسیر در مشور

۳۳۳/۲

اہل ایمان کیسے بندگانِ الہی کا وسیلہ و توسل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا ضروری ہے

وَلَوْ لَا رِجَالٌ ثَوَابُ مَسْنُونٍ وَسَاءَ مَا مَثَلَتْ سَمَ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَّوُّواهُمْ
فَنَصَّبْتُكُمْ مَخْرَجًا بِغَيْرِ عِلْمٍ لَّو تَرَىٰ لَهُمُ الْآيَاتِ لَكُنْتُمْ أَكْثَرًا مِّنْهُمْ
عَذَابًا إِلَيْهِمْ ۝ ۲۵/۲۸

ترجمہ۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان رسالہ میں ایمان والے مردوں اور عورتوں کو تم
پہاں کر ڈالو گے۔ صہیں تم نہیں چاہتے پھر بھی چاہتے نہیں (بھی) بے خبری میں ان کی طرف
سے کوئی ضرر (تو ہم اسی وقت تمہیں ان کی جارت دے دیتے یہ) اس لیے کہ اللہ جسے چاہے
پہی رحمت میں داخل کر دے۔ مگر وہ ایمان والے ہوں سے نکل جاتے تو اس (اہل مکہ) میں
سے جو کافر تھے ہم انہیں دردناک عذاب دیتے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں علامہ ساجد علی فرماتے ہیں۔

اَنْظُرْ كَيْفَ شَفَعَهُ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَرِيقُونَ الْكَلِمَ فِي السَّيِّئَاتِ وَالصُّرُ
اِي وَبَرُصُونَ بِلَاغِهِ وَكَيْفَ يَنْفَعُ بَرُوكِيَّتُهُمُ الْكَلَاءَ عَنْ غَيْرِهِمْ لَعَلَّ الْمُؤْمِنِينَ
صُرَا عَاتُهُمْ فِي حَمِيحِ الرِّمَادِ وَالْعَوَسَلُ بِهِمْ اِلَى اللَّهِ الْمُنَّ لَانَّهُمْ وَمَسَائِلُ اللَّهِ
الْحَوِيَّةُ

ترجمہ۔ یعنی دیکھا اللہ تعالیٰ کی سامونوس پر کتنی شفقت و رحمت ہے جو حقوق اللہ کی دکھا دیکھ میں
لی سے نکل کر لے ہیں اور اس کی بجا وہ مصیبت پر راضی رہتے ہیں۔ تو کس طرح ان کی
برکت سے غیروں کی بدنامی نالتا ہے تو اہل ایمان اپنے ہر وقت ان بندگانِ الہی کی رعایت بھی
ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ و توسل پیش کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہی
در حقیقت اللہ تعالیٰ کے مخلص و سچے ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہ مضمون توسل موجود ہے۔

تفسیر روح البیان ۲۵/۲۸/۹

تفسیر خازن ۷۰/۲۳

تفسیر لکھنؤ ۳۳۳/۳۳

تفسیر طبری ۱۱۸/۲۶

تفسیر جوی ۱۸۳/۱۲

تفسیر مرغی ۱۱/۲۶

تفسیر درمشور ۷۶/۶

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے وسیعہ و توسل

سے پورے قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَنْزَهُمَا ۚ ۸۲/۱۸

ترجمہ: اور ان کا باپ نیک تھا تو آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو تکمیل اور
پناہ حاصل کریں۔ (ترجمہ الہیاء)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۶/۱۷ پر ہے کہ

لَقِيَ الْآيَةَ دَلَالَةً عَلَى أَنَّ صِلَاخَ الْأَبَاءِ يُفِيدُ الْعِيَاةَ بِالْإِنْبَاءِ

یعنی اس آیت کی صراحت اس بات پر دلالت ہے کہ نیک ماں باپ کی نیکی کا فائدہ ان کی اولاد اور
ان کو پہنچتا ہے۔

آگے اسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ حضرت اہلبیت سے مروی ہے کہ

قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَحْفَظُ بِأَتْعَبِ الصَّالِحِ الْقَبِيلِ مِنَ النَّاسِ

فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کے وسیعہ و توسل سے لوگوں کے پورے
قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے۔

اور تفسیر مظہری ۱۵/۱۶ پر اسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن عبد اللہ فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ يَحْفَظُ بِصَلَاحِ الْعَبْدِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَعَتَرَتَهُ وَعَشِيرَتَهُ وَأَهْلَهُ

ذُرِّيَّتَهُ حَوْلَهُ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ فِيهِمْ

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کی نیکی کے صدقے اس کی اولاد اور ان کی عترت و عشیرت و اہل
اس کے گھر اور قبیلے اور اس کے درگزر کے گھر والوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب تک وہ اس
میں رہتا ہے سب اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ رہتے ہیں۔
آگے فرماتے ہیں۔

وَهِيَ الْآيَةُ دَلِيلٌ "عَمَى اللَّهِ حَقٌّ" عَمَى الْمُؤْمِنِينَ السَّعْيُ وَالْبِرَّ عَايَةً لِدُرِّيَّاتِ
الْصُّلَحَاءِ مَا لَمْ يَضِلُّ مِنْهُمْ طُعْمَانٌ "وَكُفْرٌ"

یعنی اس آیت میں واضح طور پر یہ دلیل ہے کہ اہل ایمان کا یہ حق بنا ہے کہ حتی الامکان
بزرگان دین کی دعا و کماؤں و احترام کیا جائے۔ جب تک کہ ان سے حدود دین سے تپ نہ ہو
کفر صاف دور ہے۔

مشترکہ ذیل تفاسیر میں بھی یہ تفاسیر عبادت و توحید سے ملتی ہیں۔

تفسیر روح المعانی ۱۶/۱۷ تفسیر روح البیان ۱۵/۱۸ ۲۹۷۵۵۲۸۸/۵

مظہری ۱۵/۱۶ خازن ۱۳/۱۳

قرطبی ۱۵/۱۶ ۲۹۵۵۵۲۸۸/۵

ابن حجر عسقلانی ۱۵/۱۶ ۲۹۵۵۵۲۸۸/۵

ابن کثیر ۱۵/۱۶ ۲۹۵۵۵۲۸۸/۵

یوم ع شوره کے تو سئل و وسیلہ سے قیدی کا

گرفتاری سے نجات یافتہ ہونا

وَإِذْ لَقَوْاْ بَنِيَّ الْمُنَافِرِ فِي سَبِيلِكُمْ وَأَخْرَفَ

أَلْ بُزْعُوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۲۰

ترجمہ اور جب ہم سے قہار سے یہ دریا کو چیر دیا پھر تمہیں بھی تادی

در ہم سے فرعون و ابوس کو غرق کر دیا و تم دیکھ رہے تھے۔ (ترجمہ البیان)

تفسیر روح البیان ۱۵۱۳ تحت آیت مذکورہ ایک واقعہ نقل فرمایا

کہ عا شوراء کے دن کفار کا ایک قیدی قید سے فرار ہو گیا تو اس کو گرفتار کرنے کیلئے شہسوار روانہ

ہوئے جب اس نے سواروں کو پیچھے آنے دیکھ تو اسے یقین ہو گیا کہ اب میں گرفتار کر لیا

جاؤں گا۔ تو آسمان کی طرف مڑا تھا یا اور عرض کیا۔

أَلَهُمْ بِحَقِّ هَذَا الْيَوْمِ الْمُتَارِكِ اسْتَدْرَكَ أَنْ تُنَجِّسِي

مِنْهُمْ فَأَعْمَى اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ بِحَبِيبَةٍ فَهَذَا الْاِسْتِزَارُ

یعنی سے اللہ اس مبارک دن (عا شوراء) کے تو سئل سے میں سو کر رہا ہوں

کہ تو مجھے اس سے نجات دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس تمام سو روں کو مدھم کر دیا

پس یہ قیدی نجات یافتہ ہو گیا۔

یوسف علیہ السلام کی قمیض کے وسیلہ و طفیل سے

یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی،

ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی،

اور غمی کے بعد خوشی لوٹ آئی

ذَهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا لِقَوِّهِ عَلَى وَجْهِ ابْنِي يَأْتِ بِصِيرَةٍ ۝۱۲ (۹۳)

ترجمہ میر میر مرادے جاؤ تو اسے میرے باپ کے چم سے پرہیز

اس کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر مولیٰ ج ۱۲ ص ۷۷ میں ہے۔

فَعَادَ بِصِيرَةٍ بَعْدَ مَا كَانَ أَعْمَى وَعَادَتْ إِلَيْهِ قُوَّتُهُ بَعْدَ الضَّعْفِ

وَشَبَابُهُ بَعْدَ الْهَرَمِ وَسُرُورُهُ بَعْدَ الْحُزْنِ (ترجمہ البیان)

یعنی چہرہ یعقوب علیہ السلام پر قمیض یوسف علیہ السلام کے چم سے اس قمیض کی برکت و وسیلہ سے

یعقوب علیہ السلام کی نابینائی، ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی اور غمی

کے بعد خوشی لوٹ آئی۔

(تفسیر) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیارے وصی کے اس لباس کے ذریعے سے یہ برکت

فرماتے ہیں یہ برکات رکھی ہیں تو خود ان کی روشنی سے مقدس میں کیا کیا برکات ہوں گی؟

فَ عَصِرُواْ بِأُؤْلِی الْآبْصَارِ

مختلف ہم رات کے ساتھ یہی مسئلہ توشل زیر آیت مذکورہ مندرجہ تفسیر کے مدد بھی ہو جو درجہ مدح ہے۔

تفسیر کبیر ج ۱۸، ص ۱۶۵

روح المعانی ج ۱۳، ص ۶۷

روح البیان ج ۳۲، ص ۳۳

مظہری ج ۱۵، ص ۶۶

ص ۱۵۵۳ ج ۲، ص ۱۵۵۳

تقریبی ج ۹۲، ص ۱۷۵

صاوی ج ۳، ص ۹۲

لکھنؤ ج ۲، ص ۲۸۳

حر الحیث ج ۱۵، ص ۴۴۲

ہجری ج ۲، ص ۶۲

مراغی ج ۱۳، ص ۳۶

جبریل علیہ السلام کی گھوڑی کے نقش قدم

کی مٹی کے توشل و وسیلہ سے سونے کے

پچھڑے کا بے جان پتلا جاندار پچھڑا بن گیا

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُواْ بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ

فَبَدَّلْتُهَا وَكَدًّا سَوَّلْتُ بَنِي نَفْسِي ۙ ۹۶/۲۰

ترجمہ: اس نے کہا میں نے وہ چیز دیکھی جو دوسروں نے نہ دیکھی مجھے گھوڑی پر سوار جبریل نظر

آئے (توشل سے) جبریل یوں کی سورتی کے نقش قدم (کی مٹی سے) ایک مٹی بھری

پھر میں نے اس کو (پچھڑے کے پتلے میں) ڈال دیا اور اسی طرح (یہ کام) میرے رہا کو بھن

معلوم ہو۔ (الہیون)

آیت کے تحت تفسیر طبری میں ج ۱۶، ص ۲۳۸ پر ہے کہ

رَأَى السَّامِرِيُّ أَثَرَ رَسُولٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ تُرَابًا مِّنْ أَثَرِ

حَافِرِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النَّارِ فَقَذَفَهُ فِيهَا وَقَالَ كُنْ عَجَلًا جَسَدًا لَهُ خَوَارٌ

حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ

قَبِضَ قَبْضَةً مِّنْهُ مِّنْ أَثَرِ جِبْرِائِيلَ فَأَلْقَى الْقَبْضَةَ عَلَى

خُلِيْبِهِمْ فَضْرٌ عَلَيْهِمْ جَسَدًا لَهُ خَوَارُ

ترجمہ۔ یعنی سامریں سے جبرئیلؑ کے گھوڑے کے نشان دیکھو تو سبکھروں کے نشان کی مٹی لے
لی اور پھر جس سبک میں سونا پڑا ہو، مادہ مٹی، تکیں ڈال دی اور کہا کہ تیل کی سی آؤ رکالاکا ہو جسم بچھڑا
۴۲۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کے نقوش
قدم کی مٹی میں سے نیک مٹی بھری تو پھر یہ مٹی بھر مٹی ان زیورات پر ڈال دی تو یہ جسم بچھڑا ہو گیا، جو
تیل کی سی آؤ رکالاکا تھا۔

اس آیت کے تحت ہی مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی موجود ہے۔

روح المعانی ج ۱۱۶ ص ۴۷۸

روح البیان ج ۵ ص ۳۳۶

صاوی ج ۱۳ ص ۸۸

طبری ج ۱۱۶ ص ۳۳۸ ج ۱۱۶ ص ۳۳۹

تبعون ج ۳ ص ۹۳ -

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا پاک و صاف

ہونے کا وسیلہ عظمیٰ اور باعث تسکین ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ (۱۰۳/۹)

ترجمہ۔ (اے محبوب) اس کے مال سے زکوٰۃ بیچے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک اور پاکیزہ
کر دیں اور آپ انہیں بیچے۔ عارفان میں بیشک آپ کی دعا ان کے لئے تسکین ہے۔
(ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر حارس میں ہے (ج ۱۲ ص ۴۰۳)

خُذْ يَا مُحَمَّدُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ تَذَكُّ

الصَّدَقَةُ وَتُزَكِّيهِمْ أَتَى بِهَا

کے ہے۔

تُطَهِّرُهُمْ أَتَى يَا مُحَمَّدُ بِأَحْلِيهَا مِنْهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ أَتَى

بِوَسْطَةِ تَذَكُّ الصَّدَقَةِ

ترجمہ۔ یعنی اے محمدؐ اس کے مالوں سے صدقہ بیچے یہ صدقہ انہیں پاک کر دے گا اور آپ اس
کے وسیعے انہیں پاکیزہ کریں گے اور آپ ہی اس صدقہ کے وسیعے انہیں پاکیزہ کریں۔
اور اس آیت کے تحت تفسیر بنو ج ۱۲ ص ۷۳ پر ہے۔

(تَحُلْ مِنْ أَفْوَانِهِمْ صِدْقَهُ نَظَّهُمْ هُمْ بِهَا مِنْ دُنُو بِهِمْ)
یعنی سے محبوبان کے مال سے رکو تو بیچے جس سے دیر سے آپ انہیں
ال کے مہا ہوں سے پاک کر دیں۔

اور تفسیر مدارج ۱۱۲ ص ۱۹ پر ہے۔

هَٰلَمْطَهَّرْ هَٰذَا الرَّسُولُ وَالْمُطَهَّرُ بِهِ الصَّدَقَةُ

یعنی یہاں پاک فرمانے والے کو حضرت رسول کریم ﷺ ہیں اور
جس سے پاک کرتے ہیں وہ صدق ہے۔

اور مندرجہ تعالیر میں بھی یہی بہ تفاوت الفاظ موجود ہے۔ دیکھئے۔

ج ۱۶ ص ۳۴

تفسیر کبیر

ج ۱۱ ص ۲۱ تا ج ۱۱ ص ۲۲

تفسیر روح المعانی

ج ۱ ص ۵۸

تفسیر روح البیان

ج ۱۳ ص ۳۰۳

تفسیر حازن

ج ۸ ص ۸۰

تفسیر قرصی

ص ۶۹ تا ج ۱۳ ص ۷۰

تفسیر صاوی

ج ۱۳ ص ۲۷۳

تفسیر بقوی

ج ۱ ص ۲۰

تفسیر مسار

ج ۱ ص ۱۰

تفسیر نرغی

حضرت مریم کے گریبان میں نفخ کا ٹھہری

سبب، اور وسیلہ جبریل علیہ السلام ہیں

جس سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے

قُلْ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ وَإِنَّ لَكِ لَمَلَكًا وَكِيلًا ۱۹ ۱۸

ترجمہ: (جبریل نے کہا) (مریم) اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تمہارا رسد کا بھیجا ہوا ہوں

تاکہ تمہیں پاک بنادوں اور (الہیاں)

اس آیت کے تحت تفسیر مظہری ج ۱۶ ص ۱۸ پر ہے۔

أَنشَدَ الْفَخْرَ الَّتِي نَفْسُهُ مَجْدُ لَكُنْ بِهِ سَبَبًا ظَاهِرًا بِالْإِنْفِخِ فِي الدَّرْعِ وَبِجُورِ

نَ يُكْمَلُونَ حِكَايَةَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى تَقْدِيرُهُ رُسُلِي رُبَّكَ الْيَكْبَ يَقُولُ أَرْسَلْتُ

رُسُلِي إِلَيْكَ لَاهَبُ نَكَبَ بِتَوْشِطِ كَسْبِهِ الْمَفْخِ فِي دُرْعِكَ

یعنی میرا جبریل علیہ السلام ہے اس فعل کی سبب اپنی طرف کی کیونکہ گریبان حضرت مریم میں نفخ کا

ٹھہری سبب وسیلہ یہی تھا لہذا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ قوس جبریل قوسا حدود اندکی کامیاں ہو جس کی تقدیر یہ ہو

کہ مجھے آپ کے سب سے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آپ کی طرف میں نے اپنا رسد بھیجا

ہے تاکہ میں آپ کو بنادوں آپ کے گریبان میں اس کے پھونک کے کسب سے وسیلہ توڑتا ہے۔

اس آیت کے تحت یہی مصنفوں بہ تفاوت الفاظ را سبب تعالیر میں بھی ہے۔

مظہری ج ۱۶ ص ۱۸ تفسیر الکشاف ج ۳ ص ۱۶۲ تفسیر بحر المحیط ج ۱۶ ص ۳۲۲ شرح ج ۱۶ ص ۳۲

اولیاء اللہ کی ذوات مقدسہ سرایا بابرکت ہوتی ہیں اور ان کے
مزارات منبع برکات ہوتے ہیں ان کے وسیلہ سے ان کے مزارات
پر دعا قبول ہوتی ہے اور برکت حاصل ہوتی ہے۔

قَالَ الْمَلِئُکُ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَسْجِدًا عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۱۸۵ / ۲
ترجمہ اس لوگوں نے کہا جو اپنے کام پر غائب رہے تم ہم
ان کے پاس ضرور مسجد بنائیں گے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیال ج ۱۵/۲۳۴ میں ہے کہ۔

اَنْی لَسْجِدٌ عَلٰی بَابِ کُفَّهِمْ مَّسْجِدًا یُّصَلِّیْ فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ
و یَسْتَرْکُوْنَ بِمَسْکَانِهِمْ

ترجمہ ایسی ہم ضرور ان کی غار کے دروازے پر مسجد بنائیں گے کہ مسلمان اس میں سارے روز ہیں
گے اور ان کی اس جگہ مقام سے برکت حاصل کریں گے۔

اور حضرت صدر مشاہد اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری ج ۱۵/۳۶۹ پر فرماتے ہیں کہ

هذه الآية تَدُلُّ عَلٰی جَوَابِ بِنَاوِ الْمَسْجِدِ لِیُصَلِّیْ فِیْهِ عِنْدَ مَقَابِرِ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ
فَصَلَّی لَسْجِدٌ بِهَمَّ

ترجمہ یہ آیت یہ بتاتی ہے کہ اویہ اگر م کے مزارات کے قریب سارے روز ہونے سے تھوڑے

ماصل کرنے کیلئے مسجد بنانا جائز ہے۔

اس مذکورہ آیت کے تحت جیسا کہ

”بر روح البیال ج ۱۵/۲۳۴

اور تفسیر مظہری ج ۱۵/۳۶۹ میں ہے

تفسیر الکشاف ج ۷۸۳

اور تفسیر المعالی ج ۱۵/۳۰۰ پر ہے۔

نتیجہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے مزارات و مقابر کے قریب مسجد بنانا اور اس مسجد

میں نماز فقط اس وجہ سے پڑھنا کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے ولی کے قریب کی وجہ سے بابرکت ہے اور یہاں

نماز پڑھنے سے ہمیں خداوند تعالیٰ کی رحمت و برکت و زیادہ نصیب ہوگی کیونکہ اس جگہ زمین پر اللہ

تعالیٰ کے ولی کا جسد اطہر ہے جو سر پامہرک ہے جب جسم ولی زمین کے خد کو لگا سکو بابرکت کر دیا

اور اس کے قریب مسجد بنائی جو اللہ کا گھر ہے جس کے بنانے سے حنت میں کام لیتا ہے ایسی بابرکت

جگہ جس کے حصول کیلئے وہاں ہمارے پڑھنا زیادہ واجب کا باعث ہے تو پھر خود ہی کیونکر بابرکت نہ ہوگا اور

اس کے وجود سے تو نسل کیلئے جائز نہ ہوگا۔

عظمت مصطفیٰ ﷺ کے طفیل و وسیلہ سے

کفر بھی عذاب سے محفوظ

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ

کہ اے نبی! تو ان میں ہے اور اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے

اِنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا كَانَ يَكُوْنُ حَاضِرًا مَعَهُمْ فَاِنَّهُ

تَعَالٰی لَا يَقَعُ فِيْهِمْ دَاخِلٌ تَعَطُّفًا لِّهِ

ترجمہ: اسی پیشکش جب تک محمد ﷺ کا وجود ہے ان کے ساتھ موجود ہے

القد تعالیٰ اپنے محبوب کی عظمت کے پیش نظر ان کے لیے عذاب کا سامنا نہیں کریگا۔

تیسرے جب انکار جو خود عذاب چاہ رہے تھے۔ جب حضور ﷺ کی عظمت کے طفیل ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیجتا اور وہ عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں مسلمان حضور ﷺ کے توسل سے کیونکہ محفوظ نہ ہوگا پھر کس طرح اس سے توسل حاصل کرنا جائز ہوگا؟

مسجد چڑھا سیر میں بھی یہ دعا مستی الفاظ موجود ہے۔ دیکھئے۔

تفسیر کبیر

۱۲۷/۱۵

تفسیر مظہری

۵۵/۱۴ تا ۵۵/۱۳

تفسیر غازی

ج ۲۰۸/۲

تفسیر ابن کثیر

۴۰۲/۴

تفسیر قرطبی

۲۹/۸

تفسیر صاری

۱۵/۳

تفسیر طبری

۲۷۹/۹

تفسیر لکھنوی

۲۱۰/۲

تفسیر بحر المحیط

۳۱۹/۳

تفسیر حنفی

۲۷۷/۲

تفسیر انصاری

۵۴۷/۹

تفسیر سمری

۲۰۲/۹

تفسیر درمذہب

۲۲۸/۱۳

موسیٰ کی دعا کا وسیلہ و توسل

وَاذْكُرْ لَنَا يَهُوَسَىٰ لَنُصْبِرْ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاجِدْ فَادْعَ لَنَا رَبَّنَا

بِحُرِّ خَلَا مِمَّا تَنْتَبِهُ الْأَرْضُ مِنْ مَّ بَقِيَّةِ السَّحَابِ الْإِلَهِ

ترجمہ اور جب تم نے کہا اب موسیٰ ہم سے اپنے ہمارے پر ہرگز صبر نہ ہوگا تو ہمارے لئے ہے

رب سے وہ نیچے (کہ) وہ (میں و موسیٰ کی بجائے) ہمارے لئے زمین سے اگلے ان چیزیں پیدا

کرسے زمین کی بھری (ترکاری) اٹخ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ج ۱۱ ص ۳۷ پر ہے کہ

وَأَمَّا سَأَلُوا مِنْ مُوسَىٰ أَن يَدْعُو لَهُمْ لَأَن دُعَاءَ الْإِلَهِ

عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْقَرِيبُ لِلْإِلَهِاتِ مِنْ دُعَاءِ غَيْرِهِمْ

ترجمہ

یعنی اور انہوں نے موسیٰ سے اپنے لئے دعا کی درخواست اس لئے کی کہ وہ دعائے حق کہ بیاد علیہم

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی دعا دوسروں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مقربیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

اور سی طرح تفسیر البحر المحیط ج ۱ ص ۳۳۹ پر موجود ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو انبیاء کے توسل

سے بینائی اور قوت جوانی عطاء ہوئی

فَلَمَّا أَقْبَضَىٰ مُوسَىٰ الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ ۚ ۲۸، ۲۹

ترجمہ

پھر جب موسیٰ نے (چارہ کی) میعاد پوری کر دی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ

روانہ ہوئے

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان (بیروت) ۲/۴ ص ۴۲

علاء اسماعیل حتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”جب موسیٰ علیہ السلام بکری چرانے کی

مدت پوری کر چکے تو آپ نے دھن دانہ کی کاٹھن لے کر فرمایا تو حضرت شعیب علیہ السلام مہر پڑے اور فرمایا

يَا مُوسَىٰ كَيْفَ تَخْرُجُ عَنِّي وَلَقَدْ ضَعُفْتُ وَكَبُرْتُ فَقَالَ لَهُ قَدْ طَلْتُ غَنِيَّتِي

يَعْنِي أَمْسِي وَخَالَسِي وَهَزُؤِي أَحِبِّي وَأُحِبِّي لِي مَمْلَكَةٌ فَرَعُونَ فَقَامَ شُعَيْبٌ وَ

بَسَطَ يَدَيْهِ وَقَالَ يَا رَبِّ بِحُرْمَةِ إِبْرَاهِيمَ الْحَبِيلِ وَ إِسْمَاعِيلَ الصِّمِيِّ وَاسْتِخَاقِ

السَّنَنِ وَبِعَفْوِ الْكَطِيمِ وَيُوسُفَ الصَّدِيقِ رُدُّ قُوَّتِي وَتَصْرِفِي فَأَمَّنْ مُوسَىٰ

عَلَىٰ دَعَائِهِ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ وَقُوَّتَهُ

ترجمہ

سے موسیٰؑ اس حالت میں آپ میرے پاس سے کس طرح جا رہے ہوں۔ جبکہ حال یہ ہے کہ میں تنہائی کرو اور بوزخا، دو گیا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ سے کہا کہ مجھے اپنی ماں اور خال اور بھائی مہرون اور کن سے عاتبہ ہوئے کافی مدت ہو چکی

ہے جبکہ وہ (وہش شد) ارمیوں کی سلاست میں ہیں۔ تو حضرت شعیب علیہ السلام کھڑے ہوئے اور پے دو ہوں ہاتھ۔ عا کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلائے اور عرض کر ارادے۔ "اے میرے پروردگار! ابراہیم خلیل و اسماعیل صلی و اسحاق ذریع و یعقوب کظیم و یوسف صدیق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیعہ چلیبہ و توشل سے میری قوت جوانی و پیدائی ہوٹا دے پس موسیٰ علیہ السلام نے آجکی دعا پر آمین کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت جہانی و دینی واپس لوٹا دی۔

نتیجہ

ثابت ہوا کہ توشل غیاء و اویام سے دُعا قبول ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مقبول خدا کا توشل سنت و طریقہ انبیاء و پیغمبر بھی ثابت ہوا کہ توشل و وسیلہ کا منکر و مخالف انبیاء و اولیاء و مخالف ہے۔

عصر اور عشاء کی چار رکعت سنت کے

وسیلہ اور توشل سے قحط سالی سے نجات

وَمَا اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقَدْ ضَرَبَ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ نَضِيًا فَمِنْهُمْ نَاسٌ يَّسْتَشِيرُونَ كَلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَخْشَوْا فِئَ الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۚ ۱۰/۲۵

ترجمہ

اور جب پانی طلب کیا موسیٰؑ نے اپنی امت کیلئے تو ہم نے فرمایا اپنا عصا اس پتھر پر مارو تو اس سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ بیشک ہر گروہ پانی پیئے گی اپنی جگہ کو پہچان لیں۔ کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور نہ پھر رو میں میں مساد کرتے ہوئے (الہدیان)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیاض ج ۱ ص ۵۰ پر شیخ باقارہ آندی کا قول نقل فرمایا کہ سالک کی ترقی میں مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ و التسلیم پر مدد مست کرے سے ہوتی ہے۔ اس کے ضمن میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک سال حجاج کے زمانہ میں بارش بند ہو گئی لوگ گلی با نماز و شفاء پڑھ چکے۔ لیکن کچھ نہ ہو۔ آخر کسی درجہ سے کہا گیا کہ اگر وہ شخص دعا کرے جسکی عمرو عشاء کی پہلی چار رکعت سنت کبھی ترک نہ ہوئی ہوں تو بارش ہو جائیگی۔ ورنہ اگر چالیس سال بھی دعا مانگتے رہو گے جب بھی بارش نہیں ہوگی۔

ایسی حالت کا انسان بہت تلاش کیا گیا لیکن مل نہ سکا۔ آخر حجاج نے ظاہر کہا کہ مجھ سے کبھی یہ

سختیں ترک نہیں ہونیں گے وہاں گئی تو فوراً ہارش شروع ہو گئی۔

نتیجہ

تو یہ سب ملت رسول ﷺ کی برکت تھی جسکے توشل سے ہارش ہوئی حالانکہ حجاج کتنا بڑا ظالم تھا۔ جب ظالم کی دعا میں اس منتور کی، نیکی کی برکت سے اور توشل سے یہ اثر ہے تو نیکو کار کی دعا میں کتنا اثر ہوگا۔ جسکے متعلق تفسیر روح البیان ج ۱/۲۸۱ میں اسی کے آگے ہے۔

أَنْ يُجْعَلَ صَلَاحُ النَّاسِ وَسَبِيلُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ

یعنی لوگوں میں سے نیکو کو اپنی دعا میں

وسیلہ و سفارش بنایا جائے تاکہ فوراً دعا قبول ہو۔

عند مہدی فرماتے ہیں!

گر نداری تو دم خوش در دعا

رو دعا بخو، از احوال صفا

یعنی اگر تیری دعا میں اثر نہیں تو اس پاکبازوں سے دعا کر جن کی دعا میں اثر ہے۔

ملک الموت روح قبض کرنے کا وسیلہ ہے

قُلْ يَتُوبُ لَكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُجْعَلُونَ ۱/۳۲۵

ترجمہ

فرمادے گئے تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا

پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت علامہ اسماعیل حق رحمتہ اللہ علیہ تفسیر روح البیان ج ۷، ۱۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فَالْقَائِلُ لِكُلِّ فَعْلٍ حَقِيقَةُ الْقَابِضِ لِأَرْوَاحِ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

هُوَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَأَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ وَغَوَانَهُ وَسَائِطَهُ ۝

یعنی ہر مخلوق کی روحوں کو قبض کرنے والا اور ہر فعل کا قائل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے

اور چونکہ ملک الموت اور اس کے معاون تو زمین میں واسطے ہیں۔

اور سی طرح تفسیر مظہری ج ۷-۸۱-۸۲ پر ہے۔

حضور عبدیہ الصلوٰۃ واسلام کا پنے اور دیگر نبیاء علیہم السلام کے توسل سے دعا فرمانا توسل کا عملاً ثبوت ہے۔

حدیث

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَقَالَ "يُرْحَمُكَ اللَّهُ" لَمَّا كُنْتَ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي تَخْوَعِينَ وَتُشْعَبِينَ وَتَعْرِينَ وَتُكْسِبِينَ وَتَمْنَعِينَ مَسْكٍ طَيِّبِ الطَّعَامِ وَتَطْعَمِينَ تَرِيدِينَ بِدَلَكِ وَجْهِ اللَّهِ وَاسْتَدْرَ الْأَحْرَ ثُمَّ أَمْرًا تَغْسِلُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَلَمَّا بَعِ الْمَاءُ الَّذِي فِيهِ الْكَافُورُ سَكَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَهُ وَالْيَسَاءُ أَيَّاهُ وَكَفَّهَا فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَابْنَ أَبِي الْأَنْصَارِيِّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا سَوْدَ يَحْمَرُونَ قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَدَعُوا اسْلَحُوا حَصْرَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا صُطِّعَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّئُ وَيُحَرِّثُ وَهُوَ حَيٌّ" لَا يَمُوتُ أَعْمَرُ لَأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتُ أَسَدٍ وَفِيهَا حُجَّتُهَا، وَأَوْسَعَ عَلَيْهَا مَدَّ حَبِهَا بِحَقِّ بَيْتِكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي فَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد بنت ہاشم (والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ تشریف لائے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا اللہ آپ پر رحم کرے۔ بیشک آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں، آپ خود بھوکے رتھیں اور مجھے حکم میر کرتیں، اور آپ نہ پینتھیں اور مجھے پڑے پہنا تھیں اور آپ خود مجھے اچھے کھانے دکھا تھیں اور مجھے کھلاتی تھیں، اس سے آپ کا مقصود صرف اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا۔

پھر حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ غسل دیا جائے پھر جب کافور کا پانی آپ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پانی نذر کر دینے کا حکم دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پتی قمیص اپنی اور وہ قمیص انہیں پہنا دی۔ اور پتی چادر کا اُسکا اوپر کھس پھرایا۔ پھر حضور ﷺ نے اسے اسد بن زید اور ابوالانوار الصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی غلام کو بتایا کہ وہ آپ کی قبر کھودیں۔ جب قبر کھودے ہوئے وہ وہاں تک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے خود قبر کھودی پھر اس میں بیٹ گئے! پھر فرمایا

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس کو اس کی حجت (قبر میں نکیرین کے سوالات کا جواب) خوب سمجھا دے۔ اور اس کی قبر کو وسیع کر دے۔ اسے یہی (محمد ﷺ) کے توسل اور ان نبیوں کے

توشل سے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں۔ بیشک تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث حدیث الدین ہج ۳۳۳ پر لڑا ہی طرح ہے جو پر راجح ہے۔

ہاں کچھ تفاوت الفاظ سے یہ

مشترک حکم

ج ۳ ص ۱۱۷

الرحمۃ الاوسط العظمیٰ

ج ۱ ص ۶۸ تا ج ۱ ص ۶۹

لدر مجمع و لروا

ج ۹ ص ۳۰۴

اور الہ متیعیاب

ج ۴ ص ۱۸۹

و لا لا و لا شریف

ج ۳ ص ۸۹۸ تا ج ۳ ص ۸۹۹، ج ۳ ص ۱۳۷

میں بھی موجود ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں اپنا توشل پیش کرنے کا طریقہ سکھانا اور

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل

سے ناپینا کا بیٹا ہونا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُصَوِّرٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ عُسَيْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

الْمَدَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ خَدَّافَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ خُصَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا دُعِيَ اللَّهُ لِيْ نَبِيًّا قَالَ لِيْ نَبِيًّا فَقَالَ لِيْ نَبِيًّا

أَخْبَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَأَنْ يَشْتَدَّ دَعْوَتُ لِقَائِكَ دُعَاةَ مَرَّةٍ أَنْ يَتَوَصَّ

فِيْ خَيْرٍ وَصُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ

"اللَّهُمَّ أَنْتَ اسْتَدَكْ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَةٍ يَا مُحَمَّدُ نَبِيِّ

قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هَذِهِ لِيَقْضَى إِلَيْهِمْ شُعْبَةُ لِيْ"

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ هَذَا حَدِيثٌ صَوَحِّحٌ

احمد بن منصور بن یسار عثمان بن شعبہ ابو جعفر المدنی، عماد بن عمر بن ثابت، عثمان بن

حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا

حضور اللہ سے دعا کریں کہ مجھے تمہارے آپ سے فرمایا گزرا چاہے تو تیرے سے پیسے ذرا کوہم شکر
دوں یا نہیں سے یہ ہنسے اور گرتو چاہے تو دعا کروں۔ وہ دعا حضور رب سے رکھا کر دیں آپ
ﷺ نے اسے چھٹی طرح اسی سے اور دو رکعت میں پڑھئے اور یہ دعا مانگئے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں
تجھ سے مانگتا ہوں اور تیرے طرف رحمت دے دے نبی حضرت محمد ﷺ سے توشل سے متوجہ ہوتا ہوں
یا رسول اللہ میں نے آپ کے توشل سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے۔ تاکہ
ایچہ ہو۔ اے اللہ! ان شعا عمت میرے حق میں قبول فرما۔

اس مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

ترمدی ج ۲ ص ۹۸

ابن ماجہ ص ۴۰۰

مسکاتوۃ ص ۲۱۹

مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۰۵

مستدرک حاکم ج ۱ ص ۷۰ تا ج ۲ ص ۷۸

الترغیب ج ۱ ص ۲۷ تا ص ۳۰

اسنن الکبریٰ انسائی ج ۶ ص ۱۶۹

کنز العمال ج ۲ ص ۱۸۱

ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۸

صحیح ابی یوسف ج ۲ ص ۱۲۳

المعجم الصغیر ج ۱ ص ۱۸۳

مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۴۰۳

زرقانی ج ۱ ص ۱۱۹ تا ج ۲ ص ۲۲۳

جوہر البیہار ص ۴۷

وفاء الوفا ص ۱۳۷

حصص حصص ص ۹۵

حضور عبید الصلوٰۃ والسلام کے توشل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونا

ما حفظہ ابو سعید

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اعْتَرَفَ آدَمُ لِحَصْنَةِ قَبْلِ يَا رَبِّ اسْتَنْكَ بِخَوْنِ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَضِبْتَ لِي فَقَالَ اللَّهُ يَا آدَمُ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَسَمَّ أَحَقَّهُ؟ قَالَ يَا رَبِّ لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَخَّطْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ زَلَفْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوْلَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَبَّتُ أَنْتَكَ سَمَّ تَصِفُ إِلَيَّ أَمِّكَ إِلَّا أَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ فَقَالَ اللَّهُ خَلَقْتُ يَا آدَمُ أَنَا لَا أَحِبُّ الْخَلْقَ إِلَّيْ اذْعَنْي بِخَفِّهِ فَقَدْ غَضِبْتُ لَكَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ" هذا حديث صحيح الإسناد

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو انہوں نے (ہمارا رب العزت) میں عرض کیا اے پروردگار میں تجھ سے مجھ ﷺ کے سید (توشل) سے سوس کرتا ہوں کہ میری غصہ نہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے مجھ ﷺ کو کس طرح پہچان لیا۔

حالانکہ یہی تو میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ اس پر آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جب تو نے اپنے وسیع قدرت سے مجھے پیدا فرمایا اور پتی روح میرے اندر پھونکی میں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول اللہ لکھا ہوا نظر آیا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام رکھا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیار ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا ہے۔ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب اسی ہے اب تو نے ان کے سید (توشل) سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے حائف کر دیا اور اگر محمد ﷺ نہ نہ تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

یہ حدیث مشہور جزیل کتب میں موجود ہے۔

احمد رک ج ۲/۲۷۷

کنز العمال ج ۱۱/۵۵۵

ابن عساکر ج ۱/۴۳۷

ازرقانی ج ۱۱۸/۱۱۸ تا ج ۱۲۰/۱۲۰

معارف سنہ ج ۱۳۳/۱۳ تا ج ۱۳۵/۱۳۵ ص ۶۱۸

منازل المذنب لا یبقی ج ۳/۳۸۹

فتح شریف ص ۲۲۳ تا ص ۲۲۴

شرح شفاء عیاضی قاری

ج ۱/۵۱ تا ج ۱/۶۱، ۳۷

نسیم، لریاض شرح شفاء

ج ۱/۳ تا ج ۱/۳۲، ۳۲

چشمہ اللہ علی، بختامیں

ج ۱/۵۸ تا ج ۱/۵۸، ۵۸

حصہ انص کبریٰ

ج ۱/۱۲، ۱۲

الو، راجہ باری شرح بقاء

ج ۱/۱۳ تا ج ۱/۱۳، ۱۳

الہد، ہدایہ النجاسیہ

ج ۱/۷۰، ۷۰

وجہ اذفاء

ج ۱/۱۳ تا ج ۱/۱۳، ۱۳

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے چچا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توشل

عَنْ تَسِ بْنِ مَانِكٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ لُحْطَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا
 قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِأَعْيَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ
 إِنَّا نَحْنُ نَسْأَلُ لِنَيْكَ بَيْنَا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسْقِينَا وَإِنَّا
 نَسْأَلُ لِنَيْكَ بَعَثَ بَيْنَا فَاسْقِنَا قَارِ فَيَسْقُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہد فاروقی میں جب قحط پڑتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توشل سے پانی مانگتے اور یہ دعا کرتے تھے۔

یا اللہ! ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تھے تو تیرا پانی برساتا تھا اور اب ہم تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ (توشل) لیکر آئے ہیں۔ ہم پر پانی برساتا ہے یا پانی برستا۔

حوالہ جات: توشل حضرت عباس رضی اللہ عنہ

ص ۱۳۷ جلد ۱ صفحہ ۵۲۶ جلد ۱

بی. ری شریف

جلد ۳۹ ص ۳

ذہبی شریف

جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۶

المسند جامع

کنز العمال

جلد ۸ صفحہ ۴۳۸

بن عبد کر

جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۵

صحیح ابن جریر

جلد ۲۷ صفحہ ۲۲۸

ررقانی

جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۹

کتب امیر

جلد ۱ صفحہ ۱۹

خصائص شریعی

جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

جمع الفوائد

جلد ۱ صفحہ ۲۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۹۲

عمدة القاری شرح بخاری

جلد ۱ صفحہ ۱۴ و جلد ۲ صفحہ ۳۸ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۵

فتح سہری

جلد ۲ صفحہ ۲۳ و جلد ۲ صفحہ ۲۴ و جلد ۱ صفحہ ۲۴ و جلد ۱ صفحہ ۹۹

تحریر بخاری

جلد ۱ صفحہ ۲۲۲

تقریر بخاری

جلد ۳ صفحہ ۱۹۱

فیوض الباری

جلد ۴ صفحہ ۸

مرقات شرح مشکوٰۃ

جلد ۲ صفحہ ۵۵۹

تحریر میں مبتلا لوگوں کی خوشحالی کیلئے اہم کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے توشل سے بارش طیب کرنا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ قَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ طَالِبَ

وَأَبِيهِ يَسْتَسْقِي الْعِمَامَ بِوُجْهِهِ ثَمَّالَ الْيَتَمَى عِصْمَةً لِّلْأَزْمَلِ

ہم سے عمرو بن ابی قالی نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہ ان سے اس کے والد نے کہا کہ میں نے اس عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کا چہرہ پر دیکھا تھا ۵۳

ترجمہ وہ روایت سعید چہرہ دے جن کے چہرہ قدس کے توشل سے بارش طیب کی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی یتیموں کے غم خوار ہیں۔

وَقَالُوا عَمْرُو بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا سَلَمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي هُمَا يَبْرُ حَتَّى يَجْعَلَ كُلُّ مِزَابٍ

وَيَسْقِي الْعِمَامَ بِوُجْهِهِ ثَمَّالَ الْيَتَمَى عِصْمَةً لِّلْأَزْمَلِ

اور عمر بن حزمہ سے کہا کہ میں نے اپنے پاس عہدِ نبوی میں سے حدیثِ بیاض کی کہ میں شاعر کا یہ شعر بھی یاد کرتا۔ اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ و نور کو دیکھتا تھا جبکہ آپ میرے شریف پر بارش کیلئے دعا فرماتے آپ ابھی میرے ساتھ آتے تھے حتیٰ کہ پرنا لے کر اس سے بچنے لگتے (یہ ہے وہ شعر)

وَأَنَّهُمْ يُنْشَقُّونَ الْعَصَامُ بِوَجْهِهِ ۖ لَمَّا لَمْ يَلْمِ عِضْمُهُ لِيلًا مَل
دو گورے رنگ والے کہ جس کے چہرہ نور کے وسیلہ (توشن) سے بارش طسب کی جاتی ہے۔
جو تیشوں کے دانی ہیں اس کے غم خور ہیں۔ (پیر ابو حاسب کا کلام ہے)

بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۳۷

مسند جامع جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۶

کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۳۸

درقانی جلد ۱ صفحہ ۵۳

صالح سبزی جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۶۳۷ تا جلد ۲ صفحہ ۶۴۱

بدیع الصنائع جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا جلد ۲ صفحہ ۲۶۱

البدایہ والنہایہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۵

چیونٹی کے وسیلہ سے بارش کا ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
حَرَجَ نَبِيٌّ قَبْلَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَشْفِي لَدَا هُوَ بِسَمْفَةٍ وَافْعَةٍ بِغُص
فَوِيَّهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجَبْتُ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ شَرْ
هَذِهِ لَسْمَلَةٌ (مسند درقانی صفحہ ۵۳)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی دعا بارش کیلئے لوگوں کو ہاتھ لٹکائے تو ایک چیونٹی پر گزرے جو اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھی آپ نے فرمایا وٹ چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا مقبول ہوگئی۔

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶۰ میں اس حدیث کے تحت ایک روایت نقل فرمائی گئی ہے کہ یہ نبی سیدنا علیہ السلام تھے۔ آپ نے چیونٹی کو ہاتھ اٹھائے دیکھا اور یہ دعا دعا کرتے تھے

أَلَمْ يَكُنْ أَتَى خَلْقٍ "فَمِنْ خَلْقِكَ لَا عَيْسَى بِكَ عَنْ رِزْقِكَ فَلَا تَهْبِطْكَ بِذُنُوبِ
یعنی آدم

ترجمہ ہے اللہ تیری مخلوق میں سے ہم بھی ایک مخلوق ہیں۔ (ہمیں روزِ دہ و روزِ ہم ہمارا) ہو جائیں گی! میرے رزق سے ہم مستغنی نہیں ہیں۔ تو تو ہمیں نسلوں کے گناہوں کی وجہ سے ہمارا نہ کر۔

(نتیجہ) جب چیونٹی کے درجہ اور وسیلہ سے بارش وحوشِ حاق اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو اشرف

الحدائق نیک و صالحہ بندوں کے وسیلہ و توسل سے کیسے معاف نہیں فرما سکتا اور اس کا توسل کیسے ناجائز ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

مصنف عبدالرزاق جلد ۳ صفحہ ۸، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۷۷ تا جلد ۷ صفحہ ۸۷
ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۴۱۵

حدیث اصحابہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

حیاء العلوم جلد ۱ صفحہ ۲۹۰

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶۰

مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۹۷

قطبی جلد ۲ صفحہ ۵۳

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۳۲

مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۴۷۳

مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ تا جلد ۲ صفحہ ۳۹۸

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر

کے توسل سے بارش کا ہونا

فَقَطَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَنُحِطَ شَيْدٌ فَشَكُّوا أَنِّي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَقَالَتْ أَنْظِرُونِي قَبْرَ لَيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنِّي نُكُورِي لِي
لِسَمَاءٍ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ لِسَمَاءٍ سَقْفٌ فَإِنِ افْعَلُوا لَمْ يُمْطَرْنَا
مَطَرًا حَتَّى لَبِثَ لُغُشْبٌ وَرَسَمَتْ لَأَبْلُ حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنْ لُشْحَمٍ
فَسُبَّتِي غَامُ الْمُتَّقِي

ترجمہ اہل مدینہ نے یہ تحفہ شدید میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مسور کی طرف نظر کرو اور اس کے درمیان کے درمیان ایک روشنی ایسا کر دو کہ وہ میں آکر نہ رہے۔ انہوں نے ایسا کیا تو بارش ایسی ہوئی کہ سبز چارہ خوب نکلا اور رات مونسے ہو کر چرہ سے پھول گئے تو اس سال کا نام ہی عام المفق ہو گیا۔

یکھئے درجی شریف جلد ۱ صفحہ ۳۶

دو ہالوف جلد ۲ صفحہ ۵۶۰

بیچ شواکہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ تا جلد ۱ صفحہ ۲۹۲

مشکوٰۃ ۵۴۵۔

اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں کا وسیلہ و توسل دعا میں سنت ہے اور عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے

دیکھئے حدیث

وَعَنْ أُمِّةٍ بَنِي خَالِدٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ عِيسَى صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ يَسْتَفْتِي بِصَفِّهِكَ لَمْ يَجِبْ = مَكْلُوفَةٌ شَرِيفٌ ص ۳۳
یعنی اور حضرت امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن سید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کفار کے مقابہ پر فتح حاصل ہونے کیلئے درخواست کرتے تو فقرہ مہاجرین کے توسل کا وسیلہ سے دعا کرتے۔

تشریح اس حدیث کے تحت تحقیق علی، طلاق شاہ عہد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ المذہبات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵ میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار سے محاد زمان کے وقت اللہ تعالیٰ سے فتح حاصل ہوئے کیلئے جو دعا مانگتے تو فقرہ مہاجرین کے توسل کا وسیلہ سے مانگتے اور یہی ہر گاہ حدادوں میں عرض کرتے۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا بِفَقْرَةِ الْمُهَاجِرِينَ

یعنی اے اللہ فقرہ مہاجرین کے توسل کا وسیلہ سے ہماری مدد فرما۔

اور اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی بات مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۳ پر یوں دعا کو نقل فرماتے ہیں۔

لِللَّهِمَّ انصُرْنَا عَسَىٰ اَلَا عَزَا بِحَقِّ عَبْدِكَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

اے اللہ ہمیں اپنے خاص فقراء مہاجرین بندوں کے وسیلہ و توسل سے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

تشریح یہ حدیث جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ حضور پاک نے اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب نیک بندوں کا وسیلہ و توسل اپنی دعا میں ہر گاہ الہی میں پیش کر کے اپنی اُمت کیلئے نئی سنت مقرر فرمادی ہے۔ وہاں حضرت ملا علی قاری اور حضرت شاہ عہد الحق محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث فقرہ و نہادار مسلمانوں کی اس عظمت و فضیلت کو بھی ظاہر کر رہی ہے جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیلئے ثابت فرمائی۔ چنانچہ آپ نے یہ شرف صرف فقرہ و مساکین کو عطا فرمایا کہ اس کو واسطہ و وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت مانگتے۔

ضعیفوں و رصہ لہین کے توشل سے ہی رزق و مردہ متی ہے

بَابُ مَنْ امْتَنَعَ بِالْمُضْغَاءِ وَالْمُضْغَيْنِ لِي الْحَرْبِ

۲۸۹۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فُضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ انْشَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسْتَمَّ هُنَّ تُصْرُونَ وَتُورِقُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِكُمْ

باب جس نے مردہ میں کمزور و نیک لوگوں سے مردہ و ستاعت حاصل کی، ہم سے پیہن بن حرب نے حدیث یہ کہ اس سے محمد بن طلحہ نے حدیث یہ کہ اس سے طلحہ نے اس سے مصعب بن سعد نے یہ کہ سعد بن ابی وقاص کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (پہن مالہ بن زہرہ وری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو مردہ و رزق انہی کمزوروں کے توشل سے ملتا ہے۔

حوالے مند رجہ ذیل کتب میں مد خطہ ہوں

بخاری شریف	جلد ۴ ص ۴۵	کتاب الجہاد
ترمذی	جلد ۲ ص ۲۹۹	کتاب الجہاد
ابوداؤد	جلد ۲ ص ۳۰۹	کتاب الجہاد
نسائی	جلد ۲ ص ۵۳	کتاب الجہاد
مسند امام احمد حنبل	جلد ۵ ص ۲۳۶، جلد ۳ ص ۲۱۹، ص ۱۰۶	
مسند الکبریٰ بیہقی	جلد ۶ ص ۵۳۸	کتاب قسم الحنکی را التیمیر

ابداؤں کے توشل سے، اہل زمین کو بارش، فتح و نصرت اور تمام آفات سے نجات متی ہے

مسند امام احمد حنبل جلد ۱ ص ۱۳۹

السرراج النخیر جلد ۳ ص ۲۰۹

روایوی مسند ابی جلد ۲ ص ۲۳۶، بخاری مسند احمد حنبل

میں ہے کہ حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑا دے ہوئے سنا

أَلَا بُدَّ لِي بِالشَّامِ وَهُمْ رَجُلَانِ رَجُلٌ رَجُلٌ أَلَا بُدَّ لِي بِالشَّامِ رَجُلَانِ رَجُلَانِ يُسْقِي بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصِرُ بِهِمْ عَمِي الْأَعْدَاءُ وَيُضْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَدُوُّ

یعنی شام میں چار تیس مرد پڑاں ہیں جب ان میں سے ایک مرد کا دھار دو اٹھال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی مرد کو بدس عازماتا ہے۔ ان کے توشل دوسرے سے بارش ہوتی ہے اور ان کے وسیلے سے ہی دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے اور ان کے توشل سے اور صدقے سے، اللہ شام سے عذاب ہٹا جاتا ہے۔

اور ابیوی مسند ابی حنبلہ مدکور پر بخاری و ابن عساکر دوسری روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی ہے۔

أَلَا بُدَّ لِي بِالشَّامِ يَكُونُونَ وَهُمْ رَجُلَانِ رَجُلَانِ يُسْقِي بِهِمُ الْغَيْثُ

وَبِهِمْ نَصْرُونَ عَلَىٰ اَعْدَائِكُمْ وَيَصْرِفُ عَنْ اَهْلِ الْاَزْوَاجِ الْبَلَاءِ وَالْغُرُقِ.

بیٹک بدمشام میں رہتے ہیں اور وہ سچا بیس مرہ ہیں جنہیں ہارش بھی اُٹ ہی کے وسیلہ و توسل سے نصیب ہوتی ہے۔ اور جنہیں تمہارا سے دشمنوں پر فتح و نصرت بھی اُٹ ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اُن ہی کے وسیلہ جیلہ سے پورے ملک و لوگوں سے ہر قسم کی بد و عرق ہونے کو نکالا جاتا ہے۔

تجلی روایت میں صرف اہل شام کا ذکر تھا اور اس روایت میں پوری روئے زمین والوں کا ذکر ہے۔

توسل کا ثبوت

فقہ کی روشنی میں

خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا توشل پیش کرنا مستحسن ہے

علامہ شمس الدین راجی درالبحار جلد ۹ صفحہ ۵۶۹ میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام سنی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ

يَسْأَلُ التَّوَسُّلَ بِإِسْمِي إِلَى رَبِّهِ وَلَمْ يُكْرَهُ أَحَدٌ مِنَ السَّلَفِ وَلَا
الْخَلَفِ لَا ابْنَ تَيْمِيَّةٍ فَابْتَدَعَ مَا لَمْ يَقُلْهُ عَدْلٌ قَبْلَهُ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توشل پیش کرنا بہت چھا ہے اور سلف
و خلف میں کوئی بھی اس کا منکر نہیں ہوا سوئے ابن تیمیہ کے کہ توشل کے انکار کا مرتکب یہ ہوا
اس سے قبل کسی عام نے اس کا انکار نہیں کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
پر حاضر ہونا اور ان کے توشل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا

وَمِنْ تَأْذِيهِ مَعَهُ تَقَالِ أَيْ لَا تَبْرُكْ بَيْتِي حَيْثُ وَجَّيْتُ الْقَبْرَ
فَإِنَّ عَرَصَتِي لِي حَاحَةً صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَسَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ قَبْرِهِ
فَتَقَضَّيَ سِرِّي

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے آداب میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ روپ بھی ہے
کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے برکتیں حاصل کرے کیلئے اس کی قبر پر
حاضری دیتا ہوں اور جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو آپ کی قبر پر حاضر ہو کر دو رکعت
نماز پڑھ کر امام صاحب کی قبر الوہ کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت فاضل چاہتا ہوں تو ان کی
قبر سے توشل اور امام صاحب کی برکت سے فوراً میری مشکل و حاجت حل ہو جاتی ہے۔

علامہ شمس لکھتے ہیں۔

نَسْأَلُ الْبَيْتَ صَلَّى النَّصِيحَ عِنْدَ قَبْرِهِ قَدْ بَقِيَ لِقِيلُ لَهُ لَمْ قَالَ تَأْذِي
مَعَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ

کہ امام صاحب کی قبر کے پاس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے صبح کی نماز پڑھی تو دعا قبول نہیں
پڑھی جو ان کے نزدیک پڑھنی ضروری ہے کسی نے امام شافعی سے کہا کہ آپ نے دعا قبول نہیں
کیوں نہیں پڑھی؟ فرمایا اس قبر والے کے ادب کی وجہ سے دعا قبول نہیں پڑھا۔ کیونکہ ان
کے نزدیک صبح کی نماز میں دعا قبول نہیں ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے توشل سے بارش

ردائے مختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ میں ہے کہ

(وَمَعْرُوفٌ الْكُرْخِيُّ) بْنُ فَيْرُزْدَاةٍ مِنَ الْمَشَاحِجِ الْكِبَرِ مُجَابِّ الدُّعْوَةِ
يُسْتَشْفَى بِقَبْرِهٖ

یعنی حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مقبول الدعاء و مشائخ کبار میں سے تھے آپ کی قبر نور
کے توشل سے بارش مانگی جاتی اور بارش ہو جاتی۔
(نتیجہ)

بارش دیکل ہے خوشحال کی، ثابت ہوا کہ جن کی قبور کے توشل در صدقے میں خوش حال نصیب
ہوتی ہے تو ان کی ذوات مقدسہ کا کیا مقام ہوگا؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاہ و مرتبہ کے توشل سے دعاء کرنے کا حکم

حدیث: لَمَّا كُنْتُ لَكُمْ أَلَى اللَّهِ تَعَالَى حَاجَةً فَاسْتَلَوْا اللَّهَ تَعَالَى بِجَاهِي
فَأَنُجَّاهِي عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَظِيمٍ

ترجمہ

جب تمہیں یا گاہ خود دعویٰ میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ سے میرے
چاہ و مرتبہ کے توشل سے اپنی حاجت برآری مانگو کیونکہ میرا چاہ و مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
بہت بڑا ہے۔

تفسیر خرائج العرفان اور روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۴ مطبوعہ انتشارات جہان پتراں (ایرون)
آگے علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں۔

وَمَعْرُوفٌ هَلْدُ شَكْلُهُ مَا لَا أَرَى بَأْسًا فِي اسْتَوْشَلِي لِي اللَّهُ تَعَالَى بِجَاهِ السَّيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى حَيًّا وَمَيِّتًا
رحمہ

اور اس پوری تفصیل کے بعد میرے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاہ و مرتبہ
کے توشل سے بارگاہ خود دعویٰ میں دعا کرنے میں کوئی حرج و برائی نہیں۔

مندرجہ ذیل فتاویٰ میں بھی توشل کا ثبوت موجود ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات:

بدائع الصنائع	جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا ۱۶۱۲
رد المحتار	جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ تا ۱۴۹
فتح القدیر	جلد ۲ صفحہ ۹۳
الجاوی للفتاویٰ	جلد ۲ صفحہ ۲۳
مختصر داوی علی سرائی القلاح	صفحہ ۷۱ اور صفحہ ۳۵۷ تا ۵۵۱
سرائی القلاح	صفحہ ۱۵۳
کتاب اللہ علی اہل البیہ الاربعہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۸	
در مختار مع رد المحتار	جلد ۹ صفحہ ۵۶۹
فتاویٰ رضویہ	جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۳
بہار شریعت	جلد ۱ صفحہ ۲۸۳
امداد الفتاویٰ	جلد ۲ صفحہ ۳۷۲
امداد الاحکام	جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ تا جلد ۱ صفحہ ۱۳۴
فتاویٰ مفتی محمود	جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ تا جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ و جلد ۱ صفحہ ۱۶۸
	جلد ۱ صفحہ ۷۷
عکبۃ الافکار	جلد ۲ صفحہ ۲۵۵

اس کام میں میرے جن مخلص شاگرد نے ملک اور بیرون ملک سے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور آپ تک ان کا یہ تعاون مسلسل جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ

اے اللہ امیری سب خطاؤں اور لغزشوں کو معاف فرما کر اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور اسے میرے لیے نجات اخروی کا ذریعہ بنادے اور میرے والدین کریمین، نیز میرے مشائخ و اساتذہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے درجات جنات الفردوس میں بلند فرما، جن کی تربیت اور نگاہ کرم سے یہ کتاب لکھنے کی توفیق مجھے نصیب ہوئی۔ آخر میں سر بخود ہو کر اپنے رب کریم سے ملتی ہوں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

آمین بِجَاهِ خَبِيبِكَ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ☆

تمت بالخير



حضرت علامہ عبدالغفور الوددی صاحب

مہتمم جامعہ فیاض العلوم کے اگر چہ ایک سے ایک اعلیٰ کارنامے ہیں مگر ان میں دو کارنامے وہ پیش کر رہا ہوں۔

جسکی شہرت واقادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

کارنامہ (۱)

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم کا سرزمین رائے دہلی میں قیام۔

کارنامہ (۲)

25-26-27 مارچ 1979ء میں کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا

رائے دہلی جیسی سرزمین پر انعقاد ہے۔

یہ ایسی کانفرنس تھی جسکی شہرت پوری دنیا میں اخبارات، جرائد اور پریس کے علاوہ بی۔ بی۔ سی (B.B.C) جیسے بین الاقوامی ادارے نے شرکاء کانفرنس کی تعداد پچاس لاکھ (5000000) نشر کی۔



یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
یا الہی گم تیرہ کی جب آئے سخت رات
یا الہی جب پڑے محشر میں شور واد گیر
یا الہی جب نہا نہیں باہر آئیں پیاس سے
یا الہی سرد مہری پر ہو جب غور شید محشر
یا الہی مری محشر سے جب بھڑکیں بھلاں
یا الہی نامہ اعمال جب کھلتے لگیں
یا الہی جب ہمیں آنکھیں حسیب جرم میں
یا الہی جب حساب شدہ بجاڑ لائے
یا الہی رنگ لائیں جب مری جیبا کیاں
یا الہی جب چلوں تاریک راہوں صراط
یا الہی جب سر مشیر پر چلنا پڑے
یا الہی جو دمائے نیک میں تجھ سے کروں
یا الہی جب ہر شاخواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

اپیل

جملہ برادران اسلام سے بالعموم اور مختیر حضرات سے بالخصوص مخلصانہ اپیل کی جاتی ہے کہ جامعہ فیاض العلوم نملہ منڈی رائے ونڈ کی پہلی اور مشہور وہ درس گاہ ہے جس میں کثیر تعداد میں طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کیلئے چودہ پندرہ اساتذہ کرام رہنمائی اور معلمات متعین ہیں۔ جن کے طعام و قیام کا کفیل ادارہ ہذا ہے۔

لہذا مختیر حضرات اپنے صدقات، زکوہ، عطیات اور چرمہائے قربانی صدقہ فطر و عشر کے موقع پر مدرسہ ہذا سے تعاون فرما کر عند اللہ مہجور ہوں۔

والسلام

منجانب: صاحبزادہ محبوب سرور الوری

صدر مدرس جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ 434946-0300

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غٹہ منڈی ۵ راٹھور

جامعہ فیاض العلوم اہلسنت وجماعت کی مرکزی درسگاہ ہے

جس میں

قرآن پاک حفظ وناظر وقرأت و تجوید کے ساتھ ساتھ مکمل درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ میں شعبہ **جامعة الطالبات** بھی قائم ہے۔ جس میں طالبات کو حفظ قرآن وقرأت و تجوید عالمہ فاضلہ درس نظامی فاضل عربی اے۔ ٹی۔ ٹی۔ سی کورس بھی پڑھایا جاتا ہے۔

جامعہ میں بیرونی طلبہ و طالبات کی رہائش، خوراک، لباس، صابن وغیرہ کا بہترین انتظام ہے ملک کے مخیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر سعادت ودارین حاصل کریں۔

محمد عبدالغفور الوری بانی و مہتمم جامعہ فیاض العلوم

تلفون منڈی راٹھور ۵ ضلع لاہور 4256623-0300-5390243-042